کتاب نما

تفہیم الاحکام (دو حصے) فتاویٰ مفتی سیاح الدین کاکاخیل۔ جمع و ترتیب شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور۔ صفحات اول: ۴۷۸، دوم: ۴۶۸۔ قیمت: ۱۶۵ روپے فی جلد۔

ذاتی اور عائلی زندگی میں پیش آمدہ مسائل کے لیے کتاب و سنت کی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے علما سے فتویٰ لینے کی روایت دور غلامی میں بھی قائم رہی لیکن اب احیاے اسلام کے جدید دور میں اجتماعی مسائل میں بھی راہ ہدایت معلوم کرنے کا رجحان مضبوط ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں مفتی سیاح الدین کاکاخیلؒ نے اپنی حیات مستعار کے آخری چند برسوں میں اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے نمایاں کردار انجام دیا۔

۱۹۳۴ میں جب وہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے تو بھیرہ، دیوبند اور پھر فیصل آباد میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اس دوران میں انھوں نے عقائد، اخلاق، عبادت اور معاملات کے سلسلے میں ہزاروں فتاویٰ جاری کیے۔ ان میں سے کچھ کو جن کا تعلق معاشرت، معیشت اور معاملات سے ہے، محترم مولانا عبدالمالک صاحب نے زیر نظر مجموعوں میں مرتب کر دیا ہے۔ پہلے حصے میں طہارت، صلوٰۃ، جنائز، نکاح، طلاق، رضاعت، نفقہ وغیرہ کے مسائل ۳۵۰ صفحات تک جاتے ہیں۔ باقی صفحات میں وقف اور شرکت و مضاربت کے مسائل کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں بیع، اجارہ، دیت، قصاص، بیمہ، حق شفعہ، مزارعت، وصایا اور میراث وغیرہ سے متعلق بحثیں شامل ہیں۔ بعض مباحث نہایت سیرحاصل ہیں، جیسے بیمہ کے جواز اور عدم جواز پر ۴۰ صفحات۔

اس نوعیت کی کتابوں کا ایک مقصد یقیناً یہ ہے کہ ایک عام پڑھا لکھا مسلمان اپنے شب و روز میں پیش آمدہ مماثل مسئلہ پر رہنمائی حاصل کر لے۔ ان فتاویٰ کی خوبی یہ ہے کہ یہ فرضی نہیں، حقیقی مسائل سے بحث کرتے ہیں۔ لیکن اس میں شامی، درمختار، عالمگیری، فتاویٰ جدیدیہ، مجمع الانہر، دارالحکام، بحرالرائق وغیرہ سے عربی میں اقتباسات نہایت فراوانی سے نقل کر دیے گئے ہیں اور ترجمہ بھی بالعموم نہیں دیا گیا ہے۔ آیات و احادیث کی صحت کے ساتھ کتابت جتنا بڑا مسئلہ ہے، وہ واقفان حال جانتے ہیں، ویسے بھی ۴، ۴، ۵، ۵ صفحات بغیر اعراب کو عربی عبارات کی صحت تو کوئی اہل علم عربی دان ہی جانچ سکتا ہے۔ اس طرح ان فتاویٰ کی افادیت ایک محدود حلقہ علما کے لیے تو بڑھ گئی ہے لیکن عام قاری کے لیے جو ناشرین کے پیش نظر ہونا چاہیے، محدود ہو گئی ہے۔ اگر ترجمہ کا اہتمام کر لیا جاتا تو اس کتاب کی افادیت دوچند ہو جاتی۔

مفتی سیاح الدینؒ کتاب و سنت اور فقہ و تاریخ کے ساتھ اپنے دور کے حالات اور تقاضوں کا بھی گہرا ادراک رکھتے تھے۔ انھیں ہم عصر علما میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ ان کی اصابت رائے کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ مفتی محمد شفیعؒ بھی اپنے بعض فتاویٰ سے، کاکاخیل رحمتہ اللہ کی تحقیق کی روشنی میں رجوع کر لیا کرتے تھے۔

اس مختصر تبصرے میں مسائل زیر بحث کی وسعت کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ مطالعہ سے یہ احساس ابھرتا ہے کہ مسائل کی تفصیل خواہ بدل گئی ہو، لیکن ان کی نوعیت اور اصل ایک ہونے کی وجہ سے مفتی صاحب یہ التزام کر سکے ہیں کہ ہر فتوے کے لیے کتب فقہ سے متعدد حوالے نقل کیے ہیں۔ اسلامی قانون کو ملکی قانون بنانے کا مطالبہ تمام مسلم ممالک میں عوام الناس کا مقبول مطالبہ ہے، لیکن اگر قوت نافذہ فراہم ہو جائے تب بھی اس کی عملی پیچیدگیاں سلجھانا علما کے لیے ایک چیلنج ہو گا۔ زیر نظر کتاب اس سمت ایک قابل قدر پیش رفت ہے۔ یقیناً سید مودودیؒ، مولانا گوہر رحمٰن، عروج احمد قادری اور جلال الدین عمری صاحبان کی اسی نوعیت کی کتب میں، یہ کتاب ایک بیش قیمت اضافہ ہے۔ (مسلم سجاد)

اسلام : دستور حیات، ترجمہ از محمد ظہیر الدین بھٹی، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور۔ صفحات: ۳۵۷۔ قیمت: ۹۶ روپے۔

"اسلام: دستور حیات" السید سابق کی تصنیف "اسلامنا" کا اردو ترجمہ ہے۔ بظاہر سمجھا جاتا ہے کہ اس سائنسی اور ایٹمی دور میں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے روحانی و اخلاقی تعلیمات کی ضرورت نہیں حالانکہ ان کی جتنی ضرورت آج ہے، شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ مادی طرز فکر نے انسان کو آدمیت سے بے بہرہ کر دیا ہے اور مادی ترقی اس کی تباہی کا باعث بن گئی ہے۔ اس ترقی کو انسان کے حق میں مفید بنانے کے لیے ضروری ہے کہ دین حق کی تعلیمات کو موثر انداز میں پیش کیا جائے لیکن عام مسلمانوں کی کیفیت یہ ہے کہ وہ یا تو ابھی تک زمانہ حال میں رونما ہونے والی زبردست تبدیلیوں کا ادراک ہی نہیں کر پائے۔ یا پھر وہ ان صلاحیتوں کا شعور نہیں رکھتے جن کی بدولت دین کا پیغام موثر انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف موجودہ دور کے حالات کے تناظر میں دین حق کی تعلیمات کے ہمہ گیر اثرات سے بخوبی آگاہ ہیں اور عالم انسانیت کی تشکیل و تعمیر میں دین کے کردار کو اجاگر کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کا طرز استدلال اور انداز بیان نہایت موثر اور دلکش ہے۔ انھوں نے اپنے مباحث کی بنیاد قرآن و سنت پر رکھی ہے اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں اشعار کی مدد سے بھی بات سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ سیرت نبویؐ اور سیرالصحابہؓ کے واقعات کے ساتھ ساتھ مسلم اور غیر مسلم اہل علم کی آرا سے بھی استدلال کیا ہے۔ فاضل مصنف نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے اس کا حق ادا

کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب یقیناً معلومات افزا اور ایمان افروز ہے۔ مترجم کتاب جناب محمد ظہیر الدین بھٹی نے بہت عمدگی سے ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کا شمار ان چند کتابوں میں کیا جا سکتا ہے جن کے مطالعے سے دل و دماغ بھی روشن ہوتے ہیں اور انسان کو روز مرہ زندگی میں عملی رہنمائی بھی ملتی ہے۔ اگر عربی عبارات پر اعراب کا اہتمام کیا جاتا تو بہتر تھا۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

رسول اللہؐ کی وصیتیں، مرتبہ: مولانا ابو مسعود اظہر ندوی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

بہت واضح اعراب کے ساتھ عربی متن، سو (۱۰۰) موضوعات کو جنھیں ایمانیات اور عقائد، عبادات اور دعاؤں اور معاملات و آداب کے تین عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بیش تر صرف ترجمہ، کہیں کہیں تشریح، ہر موضوع کے تحت ایک یا ایک سے زائد احادیث ــــ ان خصوصیات کے ساتھ احادیث کا یہ مختصر مجموعہ اپنی نوعیت کی کتابوں میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے۔ مرتب کے مطابق اس مجموعے میں آپؐ کی وہ وصیتیں جمع کی گئی ہیں جو دراصل صحابہ کرامؓ اور ان کے ذریعے ہماری تعلیم و تربیت کے لیے گراں مایہ نصیحتیں ہیں۔ کوئی ان کا خیال رکھے تو دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر لے۔ موضوعات کے تنوع اور جامعیت کا اندازہ اس مختصر تبصرے میں نہیں کروایا جا سکتا۔ ترجمہ رواں اور شستہ ہے۔ کتابت و طباعت بھی معیاری ہے۔ اس طرح کی کتابیں پاکستان میں عام طور پر دستیاب ہو سکیں یا کوئی ناشر اجازت لے کر شائع کرے تو بہت مفید ہو گا۔ (م۔ س)

Islamic Legal System - for an Ascendant Social Order- Methodology of Reorganization. (اسلام کا قانونی نظام ــ معاشرتی ضابطہ کے غلبہ کے لیے ــ تشکیل نو کا طریق کار)۔ ڈاکٹر سہراب اسلم خاں۔ ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۳۶۔ قیمت: ۲۹۵ روپے۔

کسی ریاست کی تشکیل و تنظیم میں قانونی نظام کو ایک بنیادی اور اساسی حیثیت حاصل ہے۔ اسلام سے قبل صرف رومیوں کے پاس ریاستی سطح پر ایک قانونی نظام موجود تھا مگر یہ قانون بھی اس ریاست کے استحکام اور مستقبل کی کوئی واضح ضمانت دینے سے قاصر رہا۔ اسلام نے اپنے جامع اور ہمہ گیر ضابطہ حیات کو ایک قانونی اور تشریعی نظام کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ عہد رسالتؐ کے قانونی نظام کو عہد خلافت کے اجتہادات نے تقویت بخشی۔ اس کے قانونی نظام کے باعث مسلم ریاستوں اور معاشروں میں نظم و ضبط برقرار رہا۔ فاضل مصنف نے تاریخی تناظر میں اسلام کے اس قانونی نظام کے ارتقا کا جائزہ لیا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ

دسویں صدی عیسوی میں اجتہاد سے گریز اور تقلید پر اصرار کے باعث یہ قانونی نظام ضعف کا شکار ہو گیا۔ تاہم بیسویں صدی، میں مفتی محمد عبدہ اور علامہ اقبال نے اجتہاد کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے باعث مشرق و مغرب کے جیورسٹ اس قانونی نظام کی تشکیل نو اور تعبیر جدید کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس کتاب کے آخری دو ابواب میں قانونی نظام کی اسی تشکیل نو کے طریق کار سے بحث کی گئی ہے۔ مصنف بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ اکیسویں صدی میں ہر معاشرے اور مملکت کو اپنی تہذیبی اور ثقافتی اقدار کے تحفظ اور بقا کے لیے ایک قانونی نظام کی ضرورت ہے۔ مسلم فقہا کتاب و سنت کی اصولی' قانونی اور تشریعی تعلیمات کی روشنی میں اجماع کی نئی شکلیں اور صورتیں پیدا کر سکتے ہیں۔ اجتہادی بصیرت کو آج کے عصری علوم و فنون کی روشنی میں دیکھنا اور پرکھنا ہو گا۔ اسلامی ممالک کی جغرافیائی وسعت کے ساتھ اس کے قانونی نظام میں مقامی روایات و عادات نے بھی کئی نئے مسائل اور جہات کو جنم دیا ہے۔ اس سے مختلف دبستان مذاہب نے اپنے اپنے فقہی اسلوب کے ساتھ قانون کی تعبیر و تشریح کا فریضہ انجام دیا ہے۔ یوں عصری ضرورتوں کے باعث اجتہاد کے نئے امکانات سامنے آتے رہے ہیں۔

اٹھارویں اور انیسویں صدی میں بہت سے مسلم ممالک مغربی استعمار اور استبداد کا شکار ہوئے مگر اس دور مغلوبیت میں بھی مسلم فقہا نے اسلامی قانون کی تشکیل نو کے فرائض سے پہلوتہی نہیں کی بلکہ بعض غیر مسلم جیورسٹ بھی اس تقابلی مطالعے میں شریک ہو گئے۔ آج دور آزادی میں مسلم جیورسٹ اسلام کے قانونی نظام کو درپیش مسائل میں اجتہاد کی ضرورت و اہمیت سے غافل نہیں۔ مصنف نے خلاصہ کلام یا نتیجہ فکر کے طور پر اسلام کے قانونی نظام کی تشکیل نو اور اس کے منہاج سے عمدہ بحث کی ہے۔ یہ کتاب ایک اچھی تحقیقی کاوش ہے' مگر اس کا اسلوب اکثر مقامات پر ادق دکھائی دیتا ہے۔ تاہم اس موضوع سے حقیقی دلچسپی رکھنے والے سکالر' جیورسٹ اور وکلا کے لیے یہ علمی کوشش' سوچ بچار کے بہت سے زاویے پیش کرتی ہے۔ کتاب کے بالکل آخر میں موضوعاتی اشاریے کے علاوہ ۱۷۳ کتب کی ایک جامع فہرست بھی فراہم کر دی گئی ہے جس سے مصنف کے وسعت مطالعہ کا احساس ہوتا ہے۔ امید ہے کہ یہ تحقیقی کاوش اس موضوع پر مزید غور و فکر کا ذریعہ بنے گی۔ (پروفیسر عبدالجبار شاکر)

اقامت الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ' میاں محمد شوکت۔ ناشر: فرقان پبلی کیشنز' لطیف آباد' حیدر آباد۔ صفحات: ۴۰۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

اس کتاب کا محرک مصنف کا یہ احساس ہے کہ "جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ان میں سے تھوڑے لوگ ہیں جو نماز کی حقیقت اور روح سے واقف ہیں اور ضروری باتوں کا لحاظ رکھ کر ادا کرتے ہیں"۔ چنانچہ مصنف نے عبادت الٰہی' ذکر الٰہی' مساجد کے آداب' وضو' اذان' نوافل' نماز باجماعت وغیرہ کی اہمیت اور ان کے

فضائل بیان کیے ہیں اور نماز کے روحانی پہلو کا بھی ذکر کیا ہے۔ بتایا ہے کہ ترک نماز یا آداب نماز کو نظرانداز کر کے اقامت صلٰوۃ کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔ ان کے خیال میں نظام صلٰوۃ میں غفلت بھی مسلمانوں کے زوال و انحطاط کا ایک بڑا سبب ہے۔ اسی کتاب کے دوسرے حصے میں ادائے زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ پر شریعت محمدیہ کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ اپنے موضوع پر ایک مفید کتاب ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

غزل نما' ادا جعفری۔ ناشر: انجمن ترقی اردو پاکستان' بابائے اردو روڈ' کراچی۔ صفحات: ۷۷۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

غزل اردو شاعری کی مقبول ترین صنف رہی ہے اور اردو شاعروں نے غزل کا بڑا قیمتی سرمایہ مہیا کیا ہے۔ شعرا کے کلام کے انفرادی مجموعوں' اردو شعر و ادب کی تاریخوں اور تذکروں میں غزل کی نمایندگی سے اس حقیقت کا اثبات ہوتا ہے کہ اس کے مطالعے سے ہم اردو زبان و ادب کے ارتقا کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ "غزل نما" وطن عزیز کی ایک معروف اور ممتاز شاعرہ محترمہ ادا جعفری نے ترتیب دی ہے۔ اس انتخاب میں ۳۷ شعرا کے نام نظر آتے ہیں' جن کا تعلق دکن' دہلی' لکھنؤ اور رام پور وغیرہ سے تھا۔ اس انتخاب میں سرفہرست محمد علی قطب شاہ (وفات ۱۶۱۱ء) اور آخری نام میاں داد خان سیاح (وفات ۱۹۰۷ء) کا ہے۔ اس طرح زمانی طور پر یہ انتخاب دو سو سال کی طویل مدت پر حاوی ہے۔ اس انتخاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شعرا کے ناموں کی ترتیب ان کی تاریخ وفات کے حساب سے قائم کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں انتخاب سے پہلے ہر شاعر کے مختصر حالات زندگی اور اس کے ادبی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قدیم شعرا کے اشعار میں آنے والے متروکات کے معنی بھی ساتھ ساتھ درج کر دیے گئے ہیں تاکہ عام قاری بھی ان اشعار سے لطف اندوز ہو سکے۔ انجمن ترقی اردو قبل ازیں عصری شاعری کے دو انتخاب شائع کر چکی ہے جن میں سے ایک آزادی سے قبل طبع ہوا' جسے عزیز احمد نے مرتب کیا تھا اور دوسرا ۱۹۸۱ میں شائع ہوا' جسے وزیر آغا نے ترتیب دیا تھا۔ زیر نظر انتخاب بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے اور امید ہے کہ یہ بھی اہل ذوق کے لیے تحفہ ادبی ثابت ہو گا۔ طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ کی عمدگی اور صفحات کی تعداد کی نسبت سے کتاب کی قیمت مناسب ہے۔ (د - ب - ش)

دعا' مرتبہ: میاں ریاض الحق فاروقی۔ ناشر: سنی پبلی کیشنز' لاہور۔ صفحات: ۹۵۔ قیمت: ۶۱ روپے۔

قرآنی دعاؤں کا ایک خوبصورت مجموعہ۔ ہر دعا کے ساتھ ترجمہ' مختصر وضاحت اور یک سطری "فائدہ"۔ ابتدا میں دعا کی ضرورت' فضیلت' آداب' شرائط وغیرہ پر مفید تمہیدی گفتگو شامل ہے۔ مگر اس میں شامل آیات کے متن اور اعراب پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا سکی۔ (د - ہ)